رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

لاہور، پاکستان

الفضل

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ - ۲۱ روپے
ششماہی - ۱۱ روپے
سہ ماہی - ۶ روپے
ماہوار - ۲½ روپے
قیمت فی پرچہ ۱؍

جلد ۲ | یکم شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۲۰ جمادی الاول ۱۳۶۷ھ | یکم اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۷۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۱ مارچ ۱۰ بجے شب۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کھانسی نزلہ کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج نو بجے شب وکیل المال صاحب تحریک جدید نے ۳۱ مارچ تک تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنیوالے احباب کی فہرست جو ۱۴۸۶ افراد پر مشتمل تھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کی۔

انڈین یونین حکومت آزاد کشمیر سے طے شدہ معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہی ہے (سردار ابراہیم)

سرحد کے تعلیمی اداروں میں لازمی فوجی تربیت کا انتظام کیا جا رہا ہے

پشاور ۳۱ مارچ۔ سرحد اسمبلی نے آج نواب قطب الدین آف ٹانک کو اسمبلی کا ڈپٹی سپیکر منتخب کر لیا۔ واضح رہے کہ پہلے مسٹر گردھاری لال بوری ڈپٹی سپیکر تھے۔ چونکہ وہ انڈین یونین میں جا چکے ہیں اس لئے سپیکر نے ان کی جگہ نیا ڈپٹی سپیکر منتخب کرنے کا حکم دیا تھا۔

خان عبد القیوم خان وزیر اعظم نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم نے انتہائی کوشش کی تھی کہ اسمبلی کے غیر مسلم ممبر موجودہ سیشن میں شریک ہوں۔ ہم نے انہیں مکمل حفاظت کا یقین دلایا تھا لیکن پھر بھی وہ شریک نہیں ہوئے۔ مسٹر گردھاری لال سابق ڈپٹی سپیکر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ یہ صاحب افغانستان گئے اور وہاں پر پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کرتے رہے۔ حکومت کے پاس اس امر کے یقینی ثبوت موجود ہیں کہ آپ پاکستان کے خلاف باغیانہ کارروائی میں حصہ لیتے رہے اور اس طرح اپنے پیدائشی وطن سے غداری کے مرتکب ہوئے۔ خان عبد القیوم خان نے کراچی میں منعقدہ تعلیمی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا (باقی صفحہ ۸ کالم ۔)

آزاد فوج کی فتح پاکستان کی اپنی فتح ہے

کراچی ۳۱ مارچ۔ آج شام یہاں "ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن آف پاکستان" کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری غلام عباس صدر کشمیر مسلم کانفرنس نے کہا۔ اگر پاکستان کے باشندے کشمیر کے مظلوم بھائیوں کی امداد کریں اور حصول آزادی میں انکا ہاتھ بٹائیں تو ان کا کوئی احسان نہیں ہوگا۔ وہ کشمیری عوام کی ہی مدد نہیں کرینگے۔ بلکہ خود اپنی مدد بھی کریں گے۔ کیونکہ کشمیر میں آزاد حکومت کی فتح کے ساتھ ہی پاکستان کا استحکام وابستہ ہے۔ آپنے مزید فرمایا۔ کہ (بقیہ صفحہ ۷ کالم ۴)

پونچھ میں ہندوستانی فوج سمجھوتے کی خلاف ورزی کر رہی ہے

تراڑکھل ۳۱ مارچ۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر سردار محمد ابراہیم نے ایک بیان میں بتایا کہ پونچھ کے علاقہ میں فوجی کارروائیاں بند کرنے کے لئے آزاد کشمیر گورنمنٹ اور حکومت ہند کے درمیان ۲۴ مارچ کو جو سمجھوتہ ہوا تھا ہندوستانی فوجیں اب اس کی صریحاً خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ آپ نے کہا پونچھ کی محصور شدہ ہندوستانی فوج کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔ یہ شہر باقی علاقوں سے بالکل کٹ چکا تھا اور وہاں کی ہندوستانی فوج غذائی قلت اور دیگر وجوہ کی بنا پر دم توڑ رہی تھی۔ ان حالات میں آزاد کشمیر گورنمنٹ نے محض انسانی ہمدردی کے خیال سے حکومت ہند کی یہ تجویز منظور کر لی کہ اس علاقہ میں فوجی کارروائیاں دونوں فریق بند کر دیں تاکہ محصور شدہ فوج کو نکال لیا جائے۔ ہم نے صرف یہ شرط پیش کی تھی۔ کہ ہندوستانی فوج نہتے شہریوں پر بمباری کو نا بند کر دے۔ کیونکہ یہ حرکت انسانیت کے ابتدائی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ سردار محمد ابراہیم نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اس سمجھوتہ کے مطابق میری حکومت نے ۲۴ مارچ کو پونچھ کے علاقہ میں لڑائی بند کر دینے کا حکم دیدیا تھا (باقی صفحہ ۸)

کرنسی سے متعلق امور کے بارے میں معاہدہ ہو گیا

کراچی ۳۱ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کرنسی سے متعلق امور کے بارے میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح اور لارڈ مونٹ بیٹن نے آج معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ معاہدہ کا نقطۂ مرکزی یہ ہے کہ ریزرو بنک آف انڈیا یکم جولائی ۱۹۴۸ء سے کرنسی سے متعلق امور کی انجام دہی سے سبکدوش ہو جائیگا۔ اور اسی تاریخ سے سٹیٹ بنک آف پاکستان عالم وجود میں آجائیگا۔ اس تاریخ تک ریزرو بنک ہی مشترکہ بنک کے طور پر کام کریگا۔ (اپ)

انڈین یونین نے صوبہ سرحد کے باشندوں کو غیر ملکی قرار نہیں دیا

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ حکومت ہند نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ انڈین یونین نے صوبہ سرحد کے باشندوں کو غیر ملکی قرار دیدیا ہے اور انہیں انڈین یونین کی حدود سے نکل جانے کا نوٹس دیدیا ہے۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہند صوبہ سرحد کے باشندوں کو بھی پاکستان کے باشندے سمجھتی ہے۔ اور پاکستان کے باشندوں کو انڈین یونین میں جو حیثیت حاصل ہے وہی انہیں بھی حاصل ہے۔ انہیں انڈین یونین میں آنے کے لئے کسی پاسپورٹ کی ضرورت نہیں ہے البتہ چونکہ افغانستان کے حدود اب ہندوستان کی کسی جگہ بھی سرحد نہیں ملتی اس لئے حکومت نے افغانستان کے باشندوں کے ہندوستان میں داخل ہونے کے لئے پاسپورٹ کی پابندی لگا دی ہے۔

امرتسر ۳۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ شرومنی اکالی دل کے صدر گیانی کرتار سنگھ نے دل کی صدارت سے مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

گودھرا میں مسلمانوں کے قتل عام کے متعلق سر ظفر اللہ خان کے نام برقی مراسلہ

کراچی ۳۱ مارچ۔ جمعیت المہاجرین کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی نے پاکستان وفد کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں اور سلامتی کونسل کے صدر کے نام بحری تار ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ انڈین یونین میں مسلمان اب بھی بلا دریغ قتل کئے جا رہے ہیں۔ لاکھوں خوف وہراس کے عالم میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ اسکی تازہ ترین مثال گودھرا (بمبئی) کے امن پسند باشندوں کا قتل عام ہے جس میں مقامی حکام نے خود حصہ لیا ہے۔ ہولی کے وحشیانہ تہوار کی بھینٹ کے طور پر کروڑوں روپے کی جائیدادیں اور املاک تباہ و برباد کر دیئے گئے ہیں۔ تار کے اخیر میں اپیل کی گئی ہے کہ اس معاملے کو فوری طور پر امن کونسل میں پیش کیا جائے۔ (اپ)

کراچی ۳۱ مارچ۔ مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان جمعہ کو بذریعہ طیارہ لاہور پہنچیں گے۔ مسٹر لیاقت علی خان یہاں پناہ گزینوں کی مشترکہ کونسل کی صدارت کرینگے۔ ۵ اپریل کو آپ راولپنڈی جائیں گے اور اسی دن واپس چلے آئیں گے۔ (اپ)

گودھرا راکھ کا ڈھیر بن چکا ہے

آگ چودہ میل سے دکھائی دیتی تھی

احمد آباد ۳۰ مارچ۔ مسٹر مدن داس سیکرٹری سٹی کانگرس کمیٹی اور دوسرے کانگرسی کارکنوں نے جو گودھرا کی حالت دیکھنے گئے تھے واپس آکر ایک بیان میں بتایا کہ گودھرا کا قصبہ راکھ کا ڈھیر بن چکا ہے۔ فرقہ وارانہ فساد تو ختم ہو گیا ہے لیکن مشتعل آگ جو کسی وقت چودہ میل کے فاصلہ سے دکھائی دیتی تھی ابھی تک شعلہ زن ہے اور انتہائی کوشش کے باوجود قابو میں لائی نہیں جا سکی۔ (اے پ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

ترکیہ کے نوجوان اعراب فلسطین کی حمایت میں خون کا آخری قطرہ بہانے کیلئے تیار ہیں

استنبول ۳۰ مارچ:- ترکیہ کی رضاکارانہ فوج کے مؤسس جیوہات رفعت الماحان نے مفتی اعظم کو ایک خط روانہ کیا ہے۔ جس میں امریکہ کے تقسیم کی حمایت ترک کرنے پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ جب تک عربوں کو تمام حقوق غیر مشروط طور پر حاصل نہیں ہو جاتے اور کامل فتح انہیں نصیب نہیں ہو جاتی ہم اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لئے تیار ہیں۔ (راسٹر)

روس تقسیم فلسطین کی خاطر اپنی فوجیں کٹوانے کیلئے تیار نہیں ہے

قاہرہ ۳۱ مارچ:- اخبار المصری نے اطلاع دی ہے کہ ماسکو میں مقیم مصری وزیر کامل البنداری نے مصری وزارت خارجہ کو اطلاع دی ہے کہ روس سنوسی کے دعویٰ آزادی کا اس ڈر کی وجہ سے مخالف ہے کہ کہیں نئی عرب سلطنت مغربی طاقتوں سے معاہدہ نہ کرلے۔

اس اخبار کی دی ہوئی خبر کے مطابق البنداری نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ روس تقسیم فلسطین کی حمایت اس حد تک نہیں کرے گا۔ کہ اس کو نافذ کرانے کے لئے فوجی امداد دینا منظور کرلے (راسٹار)

۳۱ مارچ کو دہلی کے سوشلسٹ کانگرس سے مستعفی ہو جائینگے

نئی دہلی ۳۰ مارچ:- آج دہلی سوشلسٹ پارٹی کے ایک ہنگامی جلسے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اپنی پارٹی کے ممبران اور حامیوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ ۳۱ مارچ تک کانگرس کی ممبری سے مستعفی ہو جائیں (راسٹار)

فلسطین کے لئے شام کے ہوائی جہاز

قاہرہ ۳۱ مارچ:- معلوم ہوا ہے کہ حکومت شام نے اپنے ہوائی بیڑے کے ۲۰ جہاز فلسطین کے عرب مجاہدین کے اختیار میں دیدیئے ہیں یہ جہاز اس اطلاع ملنے کے بعد دیئے گئے ہیں۔ کہ یہودی ہوائی جہازوں نے عرب کی فوجوں پر بمباری کی۔ (راسٹار)

آسٹریا میں چیکوسلوکیا جیسے انقلاب کا امکان

لنڈن ۳۰ مارچ:- ویانا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ آسٹریا کے روسی علاقہ میں بھی چیکوسلواکیا جیسے انقلاب کے امکانات پیدا ہوتے جا رہے ہیں اشتراکیوں کی تیاریوں کو پرنگ کی سی تیاریوں کے مشابہ بیان کیا جا رہا ہے۔ ان تیاریوں میں روس کے زیر کنٹرول کارخانوں میں مزدوروں کی ایک فوج بھرتی کرنے کی جدوجہد بھی شامل ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک کا مقصد ایسے دو ہزار سپاہیوں کی ایک فوج تیار کرنا ہے۔ جو ٹامی گنوں اور دوسرے جدید ہتھیاروں سے آراستہ ہو اس فوج کے ممبروں کو پوری عسکری تربیت اور آسٹریلک کے ہوشیار کاریگروں سے دگنی تنخواہ دی جاتی ہے۔ سابق نازیوں کو بھی اشتراکی پارٹی میں بھرتی کیا جا رہا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ روسی ہائی کمشنر کو اشتراکی مفادات کے سلسلہ میں آسٹروی حکومت کے اختیارات میں بڑھتی ہوئی مداخلت کے خلاف ایک آسٹروی احتجاجی نوٹ دیا گیا ہے۔ (راسٹار)

بیت المقدس کے یہودیوں کی طرف سے نئے امریکی فیصلہ کا خیر مقدم

یروشلم ۳۱ مارچ:- یہودی اخبار ہاہوکر نے امریکہ کی تقسیم فلسطین کی حمایت سے دستبرداری کے متعلق فلسطین کے رد عمل کی تحقیقات کی تھی۔ اس تحقیقات کے مطابق یروشلم کے زیادہ یہودی باشندے اس فیصلہ سے بہت خوش ہیں ان کو یقین ہے کہ اس تبدیلی کی وجہ سے موجودہ خلفشار بند ہو جائیگا۔

اخبار مذکور کا بیان ہے کہ لیک سیکسس کے بیان کے بعد مجلس اقوام متحدہ کمیشن کی بیشتر پارٹی نے فوراً اپنا کام بند کر دیا اور امید ہے کہ اس گروہ کو الیس نیویارک بلا لیا جائیگا۔ اس اخبار نے مزید لکھا ہے کہ یہودیوں کو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

پچیس ۲۵ فیصدی سے لیکر پچاس ۵۰ فیصدی تک ماہوار چندہ ادا کرنے والوں کے متعلق

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

۲۶ دسمبر مجلس مشاورت میں فرمایا:-

میرے نزدیک جماعت کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آئندہ مستقل طور پر ہر شخص پچیس ۲۵ فی صدی سے لیکر پچاس ۵۰ فی صدی تک چندہ جوڑنے کی کوشش کرے یعنی جو کچھ اُس کی ماہوار آمد ہو اس پر وہ ۱/۴ سے ۱/۲ تک چندہ ادا کرے۔ اس میں صدر انجمن احمدیہ کے سارے چندے آ جائیں گے سوائے اس کے کہ وقف جائیداد کی جو تحریک کی گئی ہے وہ اس سے الگ ہے۔ بہرحال چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ وصیت۔ چندہ تحریک جدید اور دوسرے سب چندے اس میں شامل ہونگے اور جو روپیہ باقی بچے گا۔ اُس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا میرے اختیار میں ہوگا کہ اُس روپیہ کو کہاں خرچ کیا جائے جب کوئی دوست اپنی ماہوار آمد پر پچیس فیصدی سے لیکر پچاس فیصدی تک چندہ ادا کرنے کا وعدہ کریں تو اُن کا فرض ہوگا کہ وہ پہلے اپنے چندوں کی فہرست دفتر میں بھجوا دیں اور لکھ دیں کہ میں اتنا روپیہ بھجوا رہا ہوں۔ اس میں چندہ عام اس قدر ہے چندہ حفاظت مرکز اس قدر ہے چندہ جلسہ سالانہ اس قدر ہے چندہ تحریک جدید اس قدر ہے چندہ وصیت اس قدر ہے اسی طرح اگر کوئی اور چندے ہوں تو ان کا بھی ذکر کیا جائے دفتر والوں کا فرض ہوگا کہ وہ ان تمام چندوں کا باقاعدہ حساب رکھیں اور جس حساب سے جس چندے کا تعلق ہو اُسی مد میں اس چندہ کو ڈالا جائے مثلاً اگر کوئی شخص دس روپے ماہوار بھیجتا ہے اور لکھتا ہے کہ ان میں سے دو روپے میں نے فلاں کو دینے ہیں چار روپے فلاں کو اور ایک روپیہ فلاں کو اور ایک روپیہ فلاں کو تو اس کے مطابق اُس کا چندہ شمار کیا جائے لیکن تمام چندے ادا کرنے کے بعد پچیس ۲۵ یا پچاس فی صدی رقم میں سے جو کچھ بچے گا۔ اُس کے متعلق میں خود فیصلہ کروں گا کہ وہ کہاں خرچ کیا جائے صدر انجمن احمدیہ کو اس کے خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے اس مشکل [illegible] جو خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے سلسلہ کی اہم ضرورت کے پیش نظر [illegible] اپنی ماہوار آمد کا ۲۵ فیصدی [illegible] اس فرمان کی تعمیل میں خود [illegible] چندے کی تفریح کرے اور اس ہدایت کے مطابق جو رقم باقی بچے [illegible] اس وقت تک جو اپنی ایسی آمد دے چکے ہیں انہیں فوراً اپنی تفصیل محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال کرنی چاہیئے تا ان کی رقوم حضور کے اس فرمان کے مطابق داخل ہو سکیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی نقل ناظر صاحب اعلیٰ ناظر صاحب بیت المال اور محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیج دی گئی ہے تا دفاتر حضور کے ارشاد کے مطابق عمل کرتے ہوئے ثواب حاصل کریں (وکیل المال تحریک جدید)

اعراب فلسطین کا وفد امریکہ جا رہا ہے

دمشق ۳۱ مارچ:- مفتی اعظم سے مشورہ کرنے کے بعد فلسطین کی منتظمہ علیا نے جلد ہی ایک مشن امریکہ روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مشن میں جمال الحسینی امیل غوری اور دوسرے ممبر شامل ہوں گے وہ دمشق سے بذریعہ ہوائی جہاز براہ راست نیویارک جائیں گے۔ (راسٹار)

فوجی نمائش کا افتتاح

نئی دہلی ۳۱ مارچ:- آج ساڑھے پانچ بجے پنڈت جواہر لال نہرو پرنسز پارک میں ایک فوجی نمائش کا افتتاح کیا۔ (رائٹر)

تقسیم فلسطین کو نپٹانے کے لئے عارضی سمجھوتہ کی ضرورت!

لیک سیکسس ۳۰ مارچ:- حکومت امریکہ نے گذشتہ رات اپنی وہ قرارداد پیش کر دی جس میں فلسطین میں فوری طور پر عارضی صلح کرانے کی حمایت کی گئی تھی۔ قرارداد میں ذکر کیا گیا تھا۔ کہ سلامتی کونسل اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے فلسطین کے قضیہ کو نہایت سنجیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور بڑھتی ہوئی مناقشت کو روکنے کے لئے ضروری خیال کرتی ہے کہ عارضی صلح کے قیام کے لئے بہت جلد مناسب اقدامات اٹھائے جائیں (رائٹر)

ایٹم کنٹرول بورڈ توڑنے کا مطالبہ

واشنگٹن ۳۱ مارچ:- اقوام متحدہ کی ایٹم کنٹرول کمیٹی جو ایٹمی کنٹرول بورڈ کے معرض وجود میں لانے کے لئے ایک بین الاقوامی معاہدہ کی تیاری میں مصروف تھی آج بری طرح ناکام ہو گئی جب کہ یکے بعد دیگرے ہر ممبر نے اعتراف کیا۔ کہ روس کے موجودہ رویہ کے پیش نظر کوئی نتیجہ خیز بحث نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ امریکہ نے برطانیہ۔ کینیڈا۔ بلجیم اور فرانس کی حمایت سے یہ تجویز پیش کی۔ کہ اس کمیٹی کو توڑ دیا جائے۔ کینیڈا کے ممبر نے اعلان کیا۔ کہ جب تک اقلیت اکثریت کے نظریہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں بحث و تمحیص سے کوئی مفید مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

روسی نمائندہ نے اس کی پر زور تردید کرتے ہوئے اصرار کیا۔ کہ اس موضوع پر بحث روس کے پیش کردہ تجاویز کی روشنی میں کی جائے۔ آپ نے کہا الزام اقلیت پر نہیں بلکہ اکثریت پر عائد ہوتا ہے جو امریکی تجاویز کی حامی ہے حقیقت یہ ہے کہ روسی تجاویز ٹھوس اور حقیقی ہیں جو ایٹمک انرجی کنٹرول کی صحیح معنوں میں حامی ہیں۔ (رائٹر)

پست ذہنیت والے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے (ستار)

چین کو قرضہ دینے کا بل منظور ہو گیا

واشنگٹن ۳۰ مارچ:- پانچ گھنٹوں کی بحث و تمحیص کے بعد آج امریکی سینیٹ نے چین کو ۴۶ کروڑ ڈالر امدادی قرضہ دینے کے بل کو منظور کر لیا۔ (رائٹر)

معلوم ہوا ہے کہ یہ وفد پاکستان میں کپاس کی پیداوار کو ترقی دینے کے لئے ایک سکیم کانفرنس میں پیش کریگا

بین الاقوامی کپاس کانفرنس میں پاکستان کی شمولیت

کراچی ۳۱ مارچ:- قاہرہ میں جو بین الاقوامی کپاس کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں شریک ہونے کے لئے آج پاکستان کا وفد قاہرہ روانہ ہو گیا وفد میں وزارت تجارت کے سیکرٹری ڈاکٹر نذیر احمد اور پاکستان کے نائب اقتصادی مشیر مسٹر انور اقبال قریشی بھی شامل ہیں۔ (امید)

روزنامہ الفضل لاہور
یکم اپریل ۱۹۴۸ء

میں بھی مسلمان ۔ تو بھی مسلمان

اسمبلی کے اجلاس میں میاں افتخار الدین صاحب پر الزام لگایا گیا تھا۔ کہ آپ اسلام کے پردے میں کمیونزم کی تلقین کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے کہا۔ کہ میں اسلامی مساوات چاہتا ہوں۔ اگر یہ کمیونزم ہے تو کمیونزم ہی سہی۔ اس مباحثہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں صاحب اور موجودہ وزارت کے ارکان دونوں ہی اسلام کے حامی ہیں۔ اور یہ اس لئے ہے کہ مغربی پنجاب پاکستان کا حصہ ہے۔ اور پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے فریقین میں سے کوئی بھی کھلم کھلا اسلام کے احاطہ سے باہر قدم رکھنے سے لرزتا ہے۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ اس کا حریف اسلام کا نام استعمال کرنے میں اس سے بڑھ جائے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ اگر پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ تو حکومتی کاروبار میں بھی اسلام کے اصولوں سے راہ نمائی حاصل کی جاتی۔ لیکن ہو یہ رہا ہے۔ کہ اسلام کو تو محض نعرہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور حقیقت میں ان باطل اور غیر اسلامی تحریکوں کو چلانے کی سعی کی جاتی ہے۔ جو مغرب نے فضا میں اچھال رکھی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب فریقین دونوں ہی اسلام کے حامی ہیں۔ تو ان میں یہ تفرقہ کیوں ہے۔ کیا اسلام دو قسم کے اصول پیش کرتا ہے۔ جن میں سے ایک کو تو میاں صاحب نے اپنا لیا ہے۔ اور دوسرا وزارت کے ارکان کے حصہ میں آیا ہے۔ اگر اسلام میں نظام حکومت کے متعلق دو رائیں ہیں۔ پھر تو یہ بحث مباحثہ کچھ معنے بھی رکھتا ہے۔ لیکن اگر ایسی کوئی بات نہیں۔ تو پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جھگڑا کس بات کا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ فریقین میں سے کسی نے بھی کبھی اسلامی نظام حکومت کا مطالعہ نہیں کیا۔ اگر انہوں نے ایسا کیا ہوتا۔ تو جھگڑا پیدا ہونے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ بات تو اپنے اپنے من کی چلانا چاہتے ہیں۔ اور بدنام کیا جاتا ہے اسلام کو اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں۔ ان کا کام اسی طرح نکل سکتا ہے۔ جو گولی وہ بیمار قوم کو اپنی اپنی دانست میں مفید سمجھ کر کھلانا چاہتے ہیں۔ وہ ہے تو کڑوی جسکو پاکستان کی رائے عامہ کا حلق قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے اسلام کے نام کی قند چڑھا کر پیش کی جاتی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ عوام بھی اس راز کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

اس فضول جھگڑے کو کس طرح ختم کیا جائے؟ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ فریقین جانتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت کے ارکان اسلام کو جانیں اور سمجھیں۔ فریقین کو چاہیئے کہ وہ باہم گتھم گتھا ہونے میں جو وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اور رائے عامہ کو اپنے ساتھ ملانے یا ساتھ رکھنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ وہی وقت اور وہی کوشش اسلام سیکھنے میں صرف کریں۔ اور اسلام کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی ڈھالیں۔ پھر ان کو اسلام کا نام لینے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ پاکستان میں خود بخود اسلامی نظام قائم ہو جائے گا۔ جب یہ ہو جائے گا۔ تو پھر نہ کوئی میاں صاحب پر کمیونزم کی پھبتی اڑانے کی جرأت کرے گا۔ اور نہ میاں صاحب ہی اپنی طاقت بنانے کے لئے گاؤں گاؤں مارے مارے پھریں گے ؛

تارکان وطن کی واپسی

مغربی پنجاب کے گورنر نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ ہم مغربی پنجاب میں واپس آنے والے تارکان وطن غیر مسلموں کو آباد کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ لیکن جہاں تک پناہ گزینوں کی آبادکاری کا تعلق ہے۔ اس میں غیر مسلموں کی واپسی سے کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ غیر مسلم یہاں تجارت وغیرہ کرنے کے مجاز ہونگے۔ اس بیان کے جواب میں مسٹر ایشر سنگھ مجھیل نے مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں فرمایا ہے کہ مشرقی پنجاب میں بھی مسلمانوں کو جو واپس آنا چاہیں آباد ہونے کی اجازت ہوگی۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ پناہ گزینوں کی آبادکاری کا کام پہلے پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ مسٹر ایشر سنگھ مجھیل نے یہ بھی کہا ہے کہ جن مسلمانوں نے تبدیل مذہب کر لیا ہے۔ ان کو آباد کرنے میں آسانیاں دی جائینگی۔

ان دونوں بیانوں سے جو بات معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ دونوں حکومتیں تارکان وطن کی واپسی کی اجازت صرف اس صورت میں دیتی ہیں۔ جہاں تک پناہ گزینوں کی آبادکاری میں یہ دخل انداز نہ ہو۔ ہمارے خیال میں یہ اصول بوجوہات غلط ہے۔ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ کوئی حکومت بھی واپسی کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں۔ بلکہ واپس آنے والوں کی تقدیر پر ہر بات چھوڑ دی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی مبہم صورت میں نہ کوئی آدمی اُدھر سے اِدھر اور نہ کوئی اِدھر سے اُدھر آنے جانے کے لئے تیار ہوگا۔

ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ کہ اگر حکومتیں تارکان وطن کی واپسی میں سنجیدگی سے کام لینا چاہتی ہیں۔ تو ان کو ملکر ایک سمجھوتہ کرنا چاہیئے۔ اور دونوں پنجابوں میں متقابل علاقے بنانے چاہئیں پہلے ایک ایک علاقے کے آدمی دونوں طرف آباد کئے جائیں۔ اس طرح پناہ گزینوں کی آبادی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوگا۔ پہلے جو انتقال آبادی ہوا ہے۔ وہ سخت پریشانی کی حالت میں ہوا۔ اور بربریت کے اظہار کے نتیجہ میں ہوا۔ وہ تو ایک طوفان بدتمیزی تھا۔ جو ہماری بدتہذیبی نے اٹھایا تھا۔ لیکن اب اگر واپسی کا خیال پیدا ہوا ہے تو حکومتوں کو چاہیئے کہ اسکو کسی نظام کے ماتحت عمل میں لائیں۔ محض بعض لیڈروں کے بیان دے دینے سے واپس آنے کی خواہش کرنے والوں کے دل میں کبھی اعتماد پیدا نہیں ہوسکتا۔ ان بیانوں کی وہی حیثیت ہے۔ جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں "گونگلواں توں مٹی جھاڑنا" شلغموں سے غبار صاف کرنا۔ یعنی دل تو نہیں چاہتا مگر دوسروں کو بہلانے کے لئے بات کہدی گئی ہے۔

مثال کے لئے ہم قادیان ہی کا سوال لیتے ہیں ہر ایک قادیان کا رہنے والا احمدی قادیان پہنچنے کی تمنا رکھتا ہے۔ اور اگر آج صورت ہو جائے۔ تو آج ہی جانے کو تیار ہے۔ مگر وہاں جا کر رہے کہاں کیونکہ اس اصول کے مطابق پناہ گزینوں کو نکالا نہیں جاسکتا۔ پھر اس کٹ دہ دلی کا جسپر عمل نہیں ہوسکتا کیا فائدہ؟ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ صاف جواب دے دیا جائے۔ اور کہدیا جائے۔ کہ کسی واپس آنے والے کو آباد نہیں کیا جائے گا۔ کم از کم لوگ پریشان تو نہ ہوں گے۔ اور جہاں ہوسکے گزارہ کر لیں گے۔

ہم مانتے ہیں کہ ان بیانوں کے پیچھے نیکدلی اور رواداری کی رُوح ہے۔ لیکن اس رُوح کا فائدہ تو جبھی ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی قابل عمل تدبیر بھی نکالی جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ دونوں حکومتیں اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں گی۔ اور باہمی سمجھوتہ سے کوئی ایسا فیصلہ کرینگی۔ جو قابل عمل اور مؤثر ہو۔

ہندی فوجیوں کی بداخلاقی

لوگوں کے دلوں سے مذہب کا تسلط اٹھ جانے کی وجہ سے زندگی کے ہر شعبہ میں بداخلاقی گھس آئی ہے۔ آزادی کا مطلب اب یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ ہر قسم کی اخلاقی پابندیوں سے چھٹی ہوگئی ہے۔ صرف ایک مروجہ قانون کی زد سے اگر آدمی بچ سکے۔ تو پھر اس کو اپنے دل میں کسی بات کا خطرہ نہیں ہونا چاہیئے۔

جموں کی ایک خبر ہے کہ جموں کے ڈوگرہ ہندو ہندی فوج کی بدکرداریوں سے سخت ہراساں ہو رہے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق ہندی سپاہی تقریباً چھ سو نوجوان ڈوگرہ لڑکیاں اغوا کر کے مشرقی پنجاب پہنچا چکے ہیں۔

فوج کے سپاہی کچھ تو پہلے ہی اپنی خاص طرز زندگی کی وجہ سے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ آزاد خیال ہوتے ہیں۔ لیکن اب زندگی کی قدریں تبدیل ہونے کے ساتھ تو وہ بالکل اپنے آپکو سراپا آزاد سمجھتے ہیں۔ گزشتہ جنگ کے ایام میں جو جو بدعنوانیاں فوجیوں سے سرزد ہوئی ہیں۔ اس سے کون واقف نہیں لطف یہ ہے کہ حکومت اگر براہ راست ان کی ممد و معاون نہیں تھی۔ تو یقیناً نہ صرف ان کی بدعنوانیوں کو نظر انداز ہی نہیں کرتی رہی۔ بلکہ اکثر خود ایسے ماحول پیدا کرتی رہی۔ جس میں سر پھرے فوجی کھلم کھلا بدعنوانیوں کے مرتکب ہوسکتے تھے۔

اس حوصلہ افزائی کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اب عام طور پر نوجوانوں کا اخلاقی معیار گر گیا ہے۔ اور جب وہ اپنی ہوس رانی کا موقعہ پاتے ہیں۔ نیک و بد کی تمیز ان سے رخصت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر ہندوستانی سپاہیوں نے ان بدعنوانیوں کا اظہار کیا ہے۔ تو یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ دنیا میں تمام سوسائٹی کی اخلاقی بنیادیں متزلزل ہو چکی ہیں۔

مشترکہ دفاع

پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم مسٹر جناح نے اپنی ایک تقریر میں اشارہ کیا تھا۔ کہ پاکستان اور ہند کے دفاع کا مسئلہ مشترکہ طور پر حل ہونا چاہیئے۔ ہند کی طرف سے وزیراعظم پنڈت نہرو نے اس تجویز کا نہایت جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے نقطہ نگاہ سے یہ ایک اہم تجویز ہے۔ انڈین یونین بڑی خوشی سے اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہند اور پاکستان اگرچہ اب دو جدا جدا ملک بن گئے ہیں۔ مگر جغرافیائی حالات کی وجہ سے بعض دوسرے مسائل کی طرح دفاع کا مسئلہ بھی ایسا ہے۔ کہ اس پر دونوں حکومتوں کو ملکر کوئی ایسا لائحہ عمل معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ آئندہ کسی جنگ میں دونوں ملک بیرونی حملہ آور سے محفوظ رہ سکیں۔ ظاہر ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی بیرونی حملہ آور ایک ملک پر قابض ہو جائے۔ تو دوسرے کی آزادی قائم نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان کی تاریخ ہی میں اس قسم کی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ کہ حملہ آوروں نے ایک حصہ کو دبا کر دوسرے حصہ کو بھی خواہ وہ اس کا مددگار رہا ہو یا کیوں نہ رہا ہو۔ اپنے وقت پر محکوم بنا کر چھوڑا۔ اس لئے پاکستان اور ہند جب تک کوئی اس نوعیت کا معاہدہ نہ کر لیں گے۔ تو ہر وقت خطرہ رہے گا۔ معاہدہ اس قسم کا ہونا چاہیئے۔ کہ ایک تو باہمی تصادم کا امکان نہ رہے۔ اور دوسرے بیرونی حملہ آور کو دونوں کی بھاڑنے کا حوصلہ نہ پڑے۔ لیکن یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ معاہدہ نیک نیتی پر مبنی ہو۔ اور کوئی ملک دوسرے پر اپنی فوقیت قائم کرنے کی کوشش نہ کرے ؛

جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن کے لئے

مورخہ ۲ اپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کا ایک اجلاس کارکنوں کے انتخاب کے لئے کوٹھی نمبر ۱۰۸ بلاک سی دفتر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہوگا۔ احباب جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔

خاکسار:۔ عبدالواحد عفی عنہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

”مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“

تیار ہو جاؤ کہ اسلام اب تم سے جانی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے

لاہور ۲۹ مارچ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ چونکہ نماز کوٹھی رتن باغ کے صحن میں ہوئی تھی۔ اور روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اس لئے جو کچھ یاد رہ سکا۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

محمد حیات تاثیر

حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بیعت کے الفاظ تجویز فرمائے ہیں۔ ان میں ایک فقرہ یہ بھی ہے۔ کہ ”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“ عربی زبان میں دین کے معنے اگلے جہان کے بھی ہیں۔ اس لئے جب کوئی شخص احمدی ہوتے وقت یہ عہد کرتا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ تو دوسرے الفاظ میں یہ اقرار کر رہا ہوتا ہے۔ کہ میں اگلے جہان کی زندگی کو ورلے جہان کی زندگی پر مقدم رکھوں گا۔

فرمایا انسان یا تو اس لئے موت سے ڈرتا ہے کہ اس کے عمل اچھے نہیں ہوتے۔ اور جہنم کے خوف سے وہ چاہتا ہے۔ کہ کسی طرح موت سے بچ جائے۔ یا پھر اس کو یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ اگر میں مر گیا۔ تو میرے بیوی بچوں کا کیا ہوگا۔ مگر ایک مومن جو نمازیں پڑھتا روزے رکھتا۔ غریبوں کی مدد کرتا۔ سچ بولتا۔ اور اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے یہ ایمان رکھتا ہے۔ کہ میں خدا کا ہوں۔ اور خدا میرا ہے تو ایسا شخص ایک لمحہ کے لئے بھی موت کا خوف دل میں نہیں لا سکتا۔

لوگ کشتیاں دیکھنے چلے جاتے ہیں۔ کوئی کھیل ہو تو بھاگے جاتے ہیں۔ کسی جگہ مشاعرہ ہو۔ تو بڑے شوق سے وہاں پہنچتے ہیں۔ اور بعض کمزور سینما دیکھنے بھی چلے جاتے ہیں۔ مگر ڈرتے ہیں تو صرف موت سے جو کہ خدا تعالیٰ سے ملنے کا واحد ذریعہ ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ ان کے دماغ نے تو یہ مانا ہوتا ہے۔ کہ خدا ہے وہ آیات قرآنی پڑھتے ہوئے تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایک قادر و توانا ہستی موجود ہے۔ مگر جب عمل اور قربانی کا مطالبہ ہوتا ہے۔ تو اکثر ان میں سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ مومن موت سے نہیں گھبراتا۔ اور اس کے نزدیک موت بالکل ایک کھیل کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے۔ کہ جب آپ شہید ہوئے۔ تو ان کی لاش کے ستر ٹکڑے پائے گئے۔ اور ان کی بہن نے ان کی انگلی کے ایک نشان سے پہچانا۔ کہ یہ ان کے بھائی کی لاش ہے۔ مگر یہ جذبہ قربانی و ایثار جو حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے دکھایا۔ موت کے ڈر سے نہ تھا۔ بلکہ اس ایمان اور یقین کے نتیجہ میں تھا۔ جو وہ اپنے خدا پر رکھتے تھے۔ ان کو یقین تھا۔ کہ مرنے کے بعد بھی ایک زندگی ہے۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ میں خدا تعالیٰ سے ایک سچا سودا کر رہا ہوں۔ جس کے عوض میں اس کے حضور سے انعام پاؤنگا۔

حضور نے فرمایا جس طرح درخت مختلف ہوتے ہیں۔ اس طرح ایمان بھی مختلف قسم کے ہیں۔ چندہ کا ایمان۔ نمازوں کا ایمان۔ روزے کا ایمان۔ اور جان کا ایمان وغیرہ۔ تم نے چندہ کے ایمان کی گٹھلی کو قربانی و ایثار کا پانی دیا۔ تو وہ ترقی کر گیا۔ اور آج دنیا کی بڑی سے بڑی جماعت بھی اس میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر اب جان کے ایمان کی ضرورت ہے۔ ایمان کا بیج تمہارے دلوں میں موجود ہے۔ صرف پانی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا میں ہر احمدی کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جب دوسرے سے ملے۔ تو اسے یہ کہے کہ جان دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کہ اب اسلام کو تمہاری جان کی ضرورت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق واقعہ مشہور ہے۔ کہ جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا۔ تو آگ آپ کے لئے گلزار بن گئی۔ یہ واقعہ اگرچہ تمثیل ہے۔ مگر یاد رکھو۔ کہ یہ حقیقت ہے۔ اور اس میں ذرہ بھی شک نہیں۔ کہ جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی خاطر آگ میں کودنے سے بھی نہیں گھبراتا۔ تو سچ مچ آگ اس کے لئے گلزار ہو جاتی ہے۔ اور اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔

چندہ تحریک جدید

دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کا چندہ تحریک جدید ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والوں کے نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نیز جن کا چندہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں یہاں پہنچ جائے گا۔ ان کے نام بھی پیش کرنے کے بعد انشاء اللہ شائع کر دیئے جائینگے۔ پس آپ بھی پہلے ہفتہ داخل کرانے کی کوشش کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مشرقی پنجاب اور ریاستوں سے آئے ہوئے مہاجرین کے لئے ضروری اعلان

وہ دوست جو مشرقی پنجاب یا کسی ریاست سے ہجرت کر کے پاکستان آ گئے ہوں۔ اور ان کے رشتہ داروں میں سے کوئی عزیز وہاں غیر مسلموں کے قبضہ میں رہ گئے ہوں۔ تو ان کے نام عمر۔ شناخت اور مکمل پتہ سے جہاں وہ رہتے تھے اطلاع دیں۔ اسی طرح اگر کوئی صاحب اپنی جائداد کا تبادلہ کرنا چاہتے ہوں۔ یا مشرقی پنجاب کے کسی بنک سے اپنا روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہوں تو ان سب امور کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ دی چیف لائزن آفیسر دفتر ڈپٹی ہائی کمشنر برائے پاکستان (مشرقی پنجاب) جالندھر چھاؤنی

اعلان

نظارت امور عامہ کے شعبہ رشتہ ناطہ کا کچھ ریکارڈ گزشتہ فسادات میں ضائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے تمام دوستوں کے پتہ جات تبدیل ہو چکے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے اپنے یا اپنے عزیزوں کے رشتہ کے لئے نظارت ہذا میں نام درج کروائے ہوں۔ اور ابھی تک ان کے رشتہ کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی ہو۔ وہ اپنے نام و مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ بعد تکمیل ریکارڈ نظارت ہذا موجودہ پتہ جات پر خط و کتابت کر سکے۔ (ناظر امور عامہ)

کراچی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مبارک لیکچر مستورات کے لئے

بروز جمعرات ۱۸ مارچ بوقت ۱۱ بجے دن تھیوسافیکل ہال بندر روڈ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ ہال عورتوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تقریباً ۹۰۰ سو خواتین شریک ہوئیں۔ جن میں کراچی کی معزز خواتین مثلاً لیڈی ہارون بمعہ اپنی بہو بیٹیوں کے محترمہ بیگم شعبان صاحبہ محترمہ بیگم آفریدی صاحبہ۔ مسز اے۔ جی خان۔ مسز ملک وغیرہ وغیرہ نے شرکت فرمائی۔ اور ہمہ تن گوش ہو کر تقریر سنتی رہیں۔ اور بے حد پسندیدگی کا اظہار کیا۔

صغریٰ بیگم قدسیہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی

احساسِ حقیقت

تمہیں احساس ہے اے دوستو اپنی حقیقت کا
دیا ہے مرتبہ تم کو جو حق نے اسکی عظمت کا

خدا کی ذاتِ واحد کے ہو تم مظہر زمانے میں
دکھانا ہے تمہیں اس کا رُخِ انور زمانے میں

تمہیں اُسوہ رسولِ ہاشمی کا پھر دکھانا ہے
صحابہ کی طرح دنیا میں ہر سو بڑھتے جانا ہے

تمہیں ہو کہف والے اور تمہیں اعوانِ مہدی ہو
خطابِ اٰخرین منہم کے مصداق حقیقی ہو

زمانے کی امامت کے لئے پیدا ہوئے ہو تم
زمانے کی حکومت کے لئے پیدا ہوئے ہو تم

تمہارا مقصد اول رضائے ذاتِ باری ہے
اگر یہ پا لیا تو جان لو ہر شے تمہاری ہے

مگر اس راہ میں قربانیاں درکار ہیں لاکھوں
یہ راہ عشق ہے اس میں مغیلاں نما رہیں لاکھوں

تمہیں دشمن سے لینا ہے مقدس قادیاں واپس
تمہیں جانا ہے پھر ارضِ حرم میں کامراں واپس

تمہیں اب جان۔ مال اور آبرو قربان کرنا ہے
فقط للہ جینا ہے فقط للہ مرنا ہے

مدد اللہ کی آتی نہیں پھولوں کی سیجوں پر
ابھی چلنا پڑیگا تم کو بارودی سرنگوں پر

تمہیں زیبا نہیں خوف و خطر دنیا کے طوفاں کا
خدا کے پاک بندوں کو بھلا ڈر کیا ہو شیطاں کا

تمہیں ہر امتحاں کے واسطے تیار رہنا ہے
امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔

مبارک وہ جنہیں احساس ہو جائے حقیقت کا
تقاضا ہے زمانہ کا زمانے کی نزاکت کا

دل و جاں لے کے دربار خلافت میں وہ آ جائیں
سبق دنیا کو اخلاص و اطاعت کا پڑھا جائیں

دلِ شبیر بھی اے کاش اب بیدار ہو جائے
خدا کی راہ میں مرنے کو یہ تیار ہو جائے

اسلامی نظامِ حکومت!

تقریر جلسہ سالانہ لاہور ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء

از پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم۔ اے گورنمنٹ کالج لاہور

تین سوال میرا مضمون اسلام کے نظام حکومت کے بارے میں ہے۔ جب انسان نظام حکومت کے بارے میں غور کرتا ہے۔ تو کم از کم تین سوال اس کے سامنے آتے ہیں۔ ایک سوال تو یہ ہے۔ کہ وہ قانون کیا ہیں جن میں آ کر آخر وہ نظام حکومت ڈھل جاتا ہے۔ اور کیا کیا باتیں ہیں جو فرائض کے رنگ میں یا حقوق کے رنگ میں وہ نظام لوگوں سے منوانا چاہتا ہے یہ سوال قانونوں کی تفصیل کے متعلق ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ وہ مختلف مجالس یا مختلف حاکم کیا ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ماتحت ہو کر اور ایک دوسرے کے اختیار لے کر پھر اس حکومت کے قانونوں کو وضع کرتی ہیں۔ یعنی اس حکومت کا دستور کیا ہے اور وہ کس طرح عمل میں آتا ہے۔ اور اب آئندہ ترقی یا تبدیلی کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور تیسرا سوال یہ ہے۔ کہ یہ قانون اور یہ دستور یہ دونوں چیزیں کن اصولوں کے ماتحت ظہور میں آتے ہیں۔ یعنی اس سارے نظام حکومت کا فلسفہ اور علمی نظریہ کیا ہے؟ میں اس موقعہ پر انشاء اللہ آخری سوال کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ قانون کی تفصیل اسلام میں ایک حد تک ہے۔ لیکن اس حد کے آگے ایسا معلوم ہوتا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو آزاد چھوڑ دیا ہے اس لئے اگر آج کوئی اس زمانے میں پوچھے کہ اسلامی نظام حکومت میں کیا کیا قانون ہوں گے۔ تو اس کا تفصیلی جواب دینا محال ہے۔ کیونکہ چند قوانین۔ اور مرادر نواہی کے رنگ میں تو موجود ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی کئی قانونوں کی ضرورت آج کسی حکومت کو ہو سکتی ہے ایسی تفصیل پر حکومت اپنے لئے اپنے حالات کے ماتحت اپنی توفیق اور سمجھ کے مطابق طے کر سکتی ہے۔ دستور کے سوال میں بھی یہی دقت ہے کہ اس کا جواب بھی دراصل اس بات پر موقوف ہے کہ کوئی قوم ایک طرف اپنی ضروریات کو سامنے رکھے۔ دوسری طرف اس کے سامنے اسلام کے نظام حکومت کا ڈھانچہ ہو جیسا کہ وہ اوائل میں تھا اور جیسا کہ وہ تاریخ میں درج ہے۔ پھر تو آہستہ آہستہ وہ دستور بھی ایک عملی شکل میں سامنے آ سکتا ہے۔ لیکن تیسرا سوال جو اسلامی نظام حکومت کے اصولی بنیادوں کے متعلق اس کے فلسفہ سیاسیات کے متعلق اس کی پولیٹیکل سائنس کے متعلق ہے۔ اس کا جواب ہمیں خود قرآن کریم اور اوائل اسلام کی تاریخ میں خلفاء راشدین کی تاریخ سے مل سکتا ہے۔ اور یہی بات میں اختصار سے اس وقت عرض کرنے کی کوشش کرونگا

اسلام کا امتیاز اسلام کا یہ بہت بڑا امتیاز ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم چاہے وہ اخلاق عامہ کے متعلق ہو۔ عبادات کے متعلق ہو۔ تمدن کے متعلق ہو یا سیاست کے متعلق ہو۔ اس تعلیم کے اصول بھی ہمیں ملتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس تعلیم کی جیتی جاگتی تصویر بھی ہمیں ملتی ہے۔ اور یہ تصویر بھی حقیقی ہے۔ خیالی نہیں۔ اسلام کی تعلیم ایسی تعلیم ہے۔ جس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس پر عمل بھی ہوا اور ہو سکتا ہے یوں تو انسان ایک حالت میں کبھی قائم نہیں رہتا۔ چھوٹی سکیل پر اور زمرہ کی زندگی میں اور بڑی سکیل پر تاریخ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ انسان ترقی بھی کرتا رہتا ہے۔ اور گرتا بھی رہتا ہے۔ وہ اپنی عقل اور اپنے ارادے کے زور سے بلندی کی طرف ہی جاتا رہتا ہے اور اپنی غفلت اور بے چارگی کی وجہ سے پستی کی طرف بھی گرتا رہتا ہے آخر کیوں نہ ہو؟ آزاد ہے یا اختیار ہے۔ وہ صحیح راستہ بھی اختیار کر سکتا ہے اور غلط بھی۔ اس لئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ اعلیٰ نمونہ اور وہ اعلیٰ معیار جو اوائل میں مسلمانوں نے قائم کیا۔ ہمیشہ کے لئے قائم رہتا۔ وہ نمونہ اور وہ معیار انسانوں کا قائم کیا ہوا تھا اسے ہمیشہ کے لئے قائم رکھنا اسی شرط پر موقوف تھا کہ بعد میں آنیوالے مسلمان بھی پہلوں کی طرح بیدار اور فرض شناس اور خدا پرست ہوتے۔ لیکن یہ عام حالات میں ممکن نہیں۔ انسان آزاد ہے۔ کبھی وہ صحیح راستے پر چل پڑتا ہے اور کبھی وہ ایسا نہیں کرتا۔ اسلام کا یہ کمال ضرور ہے کہ اس نے اپنی تعلیم کو ایک خیالی خاکے کے رنگ میں ہی بیان نہیں کیا۔ بلکہ اس کا ایک عملی نمونہ بھی پیش کیا ہے۔

افلاطون کی کتاب "ریاست" علم سیاسیات کی تاریخ میں ہمیں کئی قسم کی تعلیمیں ملتی ہیں۔ ان میں سے کئی ایسی بھی ہیں۔ مثلاً افلاطون کی کتاب ریاست میں جو پیش کی گئی ہے۔ جن کے پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایسی خیالی تعلیم نہیں۔ لیکن تاریخ میں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ایسی تعلیموں پر کبھی پورے طور پر عمل نہیں ہوا۔ اگر عمل ہوتا تو ان کی کیا شکل ہوتی یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن ان پر پورا عمل ہوا ہی نہیں اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کی حقیقت کیا تھی۔ افلاطون کے متعلق ہی آتا ہے کہ اس نے اپنا فلسفہ سیاسیات دراصل اپنے زمانہ کی رائج طرز حکومت میں اصلاح کی خاطر لکھا تھا یہ ٹھیک ہے۔ لیکن جب اس پر عمل نہیں ہوا تو ہم اس کی قدر و قیمت کے متعلق کچھ کہہ نہیں سکتے۔ افلاطون کے متعلق لکھا ہے کہ اسے پاس کی حکومت نے اپنا وزیر بھی بنا لیا تھا۔ اس نے اپنے خیالات کو عملی جامہ بھی پہنانا شروع کیا۔ لیکن جھٹ ہی کسی بات پر بادشاہ سے اس کی لڑائی ہو گئی۔ اور وہ وہاں سے واپس آ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ افلاطون کے فلسفہ سیاست میں باوجود اس کے کہ علمی اور عقلی اور تاریخی لحاظ سے اس کا یہ مرتبہ ہے کہ آج تک اس کا مطالعہ ہوتا رہتا ہے۔) بعض ایسی اصولی خامیاں رہ گئی ہیں۔ کہ آج اسے پڑھتے وقت بھی ہنسی آتی ہے۔ کہ اتنا بیدار دماغ ایسی باتوں کو چھوڑ کیسے گیا۔ افلاطون کے فلسفہ ریاست میں اس بات کا ذکر نہیں۔ کہ حاکم طبقے یا حاکم حصے کے مخالف خیال رکھنے والے لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ ان کے کیا حقوق ہوں گے۔ اور ان سے کیا معاملہ کیا جائیگا پھر اس بات کا ذکر بھی نہیں۔ کہ اس ریاست کے مخالف یا موافق ریاستیں اور بھی ہوں گی۔ ان سے اس اعلیٰ اور مثالی ریاست کا کیا سلوک ہوگا؟ لیکن اسلامی تعلیم چونکہ ایک حقیقی تعلیم ہے۔ اس لئے اس کی صورت یہ ہے کہ ہمیں ہر ضروری سوال کا عملی جواب اس میں مل جاتا ہے۔

اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ اسلام کی تعلیم ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم جو ہمیشہ کے لئے قرآن شریف میں محفوظ ہے۔ آپ کے تعامل اور آپ کے اقوال میں بھی ملتی ہے۔ پھر اسلام کی تعلیم بھی حضور کے پہلے چار خلفاء کے عمل میں ملتی ہے۔ جنہوں نے ایک کافی لمبا عرصہ کئی قسم کے پیچیدہ اور مختلف حالات میں رہ کر اپنے آقا کی تعلیم کی گویا مزید عملی تشریح کی۔ ان چار خلفاء کے بعد متفقہ طور پر یہ مانا جاتا ہے کہ اگرچہ مسلمان پھر بھی باقی تھے۔ اور ان میں بڑے بڑے اعلیٰ پایہ اور اعلیٰ معیار کے مسلمان تھے۔ قومی اور سیاسی لحاظ سے ان کا نمونہ بھی دوسری قوموں کے مقابلے میں بہت اعلیٰ پایہ کا تھا۔ لیکن حکومت کے اعتبار سے وہ اسلام کے اس اصلی معیار سے گر گیا تھا۔ جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اور آپ کے بعد خلفاء راشدین نے قائم کیا تھا۔

ایک لطیف فلسفہ حکومت ایک انسانی انسٹی ٹیوشن ہے اسلام میں یہ انسٹی ٹیوشن ان خلفاء اربعہ کے تعامل میں ظاہر ہوئی۔ جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ لیکن ان خلفاء کے وجود میں ایک لطیف فلسفہ بھی کارفرما معلوم ہوتا ہے اور اس کا ذکر کرنا فائدے سے خالی نہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالےٰ کا عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ عبد کے معنی بھی عبادت کے ہیں اور وہ یہ کہ انسان اپنے اندر خدا تعالےٰ کی صفات کا سچا پرتو پیدا کرے ان کی نقل کرے اور انہیں اپنے اندر اپنے کیرکٹر اور اپنے اخلاق میں جذب کرنے کی کوشش کرے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے اپنی صورت میں پیدا کیا ہے اور بائیبل میں بھی اسی قسم کا فقرہ آتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں خدائی صفات کا کم از کم ایک نقش پیدا کرنے کی مقدرت ضرور ہے۔ آگے اس مقدرت سے انسان فائدہ کیا اٹھاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسانوں اور اپنے آپ میں رشتہ جوڑنے کے لئے نبوت

نبوت کا سلسلہ جاری کیا۔ یعنی بعض خاص بندوں پر الہام کر کے اپنا منشاء ان پر واضح کیا۔ اور ان کے ذریعہ باقی انسانوں تک اپنا پیغام پہنچایا۔ اور ان کی رہنمائی کی اور نبوت کے بعد خلافت رکھکر گویا خدا نے اپنے اور اپنے بندے کے تعلق کو استوار کر دیا۔ نبی دراصل خدا کا نائب ہے۔ نبی انسان ہوتا ہے۔ اور اس رنگ میں وہ انسانوں کا نمائندہ ہوتا ہے۔ لیکن نبی کی نبوت خدا کے فضل سے اور خدا کی دی ہوتی ہے۔ اس لئے نبی خدا کی نیابت تو بندوں کے پاس جا کر کرتا ہے۔ بندوں کی نیابت خدا کے پاس اس رنگ میں نہیں کرتا۔ اور اپنے مقام کے لحاظ سے نہیں کر سکتا

خلافت اس کے لئے خدا تعالےٰ نے خلافت کے طریق کو جاری کیا اور وہ اس طرح کہ مومنوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والے انسانوں سے کہا کہ تم مل کر اگر اپنا نمائندہ بنا لوگے تو تمہارے اس نمائندے کو اس طرح نوازوں گا کہ اس کے ذریعے تمہارے کاموں میں برکت اور قوت ڈالونگا۔ یہ مضمون ہے قرآن شریف کے اس مشہور مقام کا جسے آیت استخلاف کہتے ہیں اور جس میں اللہ تعالےٰ نے گویا یہ بتایا ہے کہ پہلے بھی میں اسی طرح خلیفے بناتا رہا ہوں۔ اور آئندہ بھی بناتا رہونگا۔ اس شرط یہ ہے کہ اچھا ایمان رکھنے والے اور اچھے اعمال بجا لانے والے بندے اپنے آپ میں سے کسی کو چن لیں گے۔ تو میں ان کے نمائندے کو دین کی تمکین اور ترقی کے سامان دیدونگا۔ خلافت ایک عجیب مقام ہے۔ خلیفہ ایک طرف بندوں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ چونکہ بظاہر وہ بندوں کے انتخاب سے ہوتا ہے۔ دوسری طرف وہ خدا کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اسے قبول کرتا ہے اور اسے اپنا منتخب قرار دیتا ہے۔ پس خلافت ہی سے خدا اور انسان کا آپس میں رشتہ جوڑتا ہے۔ کیونکہ خلیفہ ہی ایک ایسا وجود ہوتا ہے۔ جو ایک طرف بندوں اور دوسری طرف خدا کا نمائندہ ہوتا ہے۔

نظام خلافت ہی اسلامی نظام ہے اسلامی نظام حکومت دراصل نظام خلافت ہی کا ایک نام ہے اور نظام خلافت کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے ہر نبی کے بعد ایسا نظام قائم ہوتا رہا ہے۔ اور اگر کوئی سلسلہ نظام کمزور ہوا تو پھر اللہ تعالےٰ ایک نئے نظام کی بنیاد رکھتا رہا ہے۔ نبوت کا سلسلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں کامل ہو گیا۔ آپ کے بعد جو خلافت قائم ہوئی۔ وہ ایک کامل خلافت تھی۔ آیت استخلاف میں خلافت کا وعدہ مستقل اور ہمیشہ کے لئے رہنے والا ہے۔ اس لئے آئندہ خلافت امت محمدیہ کے لئے وقف ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو خلافت قائم ہوئی وہ امت محمدیہ کی خلافت ہے اور خدا کے اس وعدے کے قائم و دائم ہونے کی دلیل ہے جو آیت استخلاف میں درج ہے اور جس کے پورا ہونے پر ہی دراصل دنیا کی روحانی زندگی کا انحصار ہے۔ پس اسلام کے نظام حکومت سے مراد دراصل وہ نظام خلافت مراد ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں میں قائم ہوا۔ اسلامی نظام حکومت کا اصول ہمیں انہی خلفاء کی زندگی میں ملے گا باقی الگ کچھ ہے اور ہو سکتا ہے ۔۔۔ ہی زندگی کا ایک

بقیہ نوٹ ...

نظام خلافت بظاہر جمہوری نظام ہے

اس نظام خلافت پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ظاہر میں وہ ڈیموکریٹک تھا۔ یعنی اگر باطنی حقیقت کو ہم نظر انداز کر دیں اور خالص دنیاوی نقطۂ نظر سے اسے دیکھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر خلیفہ نمائندگی عامہ کے ماتحت مقرر ہوتا ہے۔ اور کیوں نہ ہوتا اللہ تعالےٰ نے اپنی وحی میں بتا دیا تھا۔ اور مسلمانوں کے لئے یہ طریق مقرر کر دیا تھا کہ وہ اپنی امانتوں کو ان کے اہل لوگوں کے سپرد کر دیا کریں۔

ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا۔ حکومت کیا ہے؟ جب کچھ لوگ مل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ تو ان کے کچھ باہمی حقوق اور باہمی فرائض ہوتے ہیں۔ وہ پراگندگی کی حالت میں ان حقوق اور فرائض کو ادا نہیں کر سکتے۔ اس لئے جانتے ہیں کہ اپنے مشترکہ حقوق و فرائض کسی کے سپرد کر دیں۔ جب سے انسان مہذب ہوا ہے۔ آدم سے لے کر اسے ایسے انتظام کی ضرورت رہی ہے۔ بادشاہت اسے ہی کہتے ہیں۔ بادشاہ لیڈری کی ایک شکل ہے۔ خدا تعالیٰ اس طبعی ضرورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم اپنی مشترکہ امانتوں کو ایسے لوگوں کے سپرد کیا کرو جو ان امانتوں کے اہل ہوں۔ لفظ امانت بھی قرآنی وحی ہے۔ دونو الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت دراصل قوم کی مشترکہ چیز ہوتی ہے۔ جو قوم کسی ایک کے سپرد کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ تم یہ امانت اور اسی قسم کی اور امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن کے حقوق کا سوال ہے۔ جن کی وہ امانت ہے۔ انہی کا اختیار ہے کہ وہ جسے اس امانت کا اہل سمجھیں اس کے سپرد اسے کر دیا کریں گویا اسلامی حکومت کا اولین اصل انتخابی ہے حکومت میں کسی کا حق نہیں کسی نسل۔ کسی قومیت۔ کسی خونی رشتے کا کوئی تعلق نہیں۔ صرف اہلیت کا سوال ہے۔ اور اہلیت کا فیصلہ کرنے والے خود وہ لوگ اور وہ جمہور ہیں جن کے حقوق کا سوال ہے۔ اور جن کی امانت وہ حکومت ہے۔ یہ تو جمہور کا حق ہے یا جمہور کا فرض ہے کیونکہ جمہور پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ بہر حال اہل لوگوں کو چن کر ان کے سپرد حکومت کی امانت کریں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جمہور کا یہ حق ہی نہیں کہ وہ اپنا حاکم منتخب کریں۔ اس کا یہ فرض بھی ہے کہ منتخب کرتے وقت وہ نظر انتخاب حکومت کے اہل پر ڈالیں نہ کہ کسی اور پر۔ یہاں تک تو مضمون جمہور کے متعلق تھا۔ آگے مضمون حاکم کے متعلق ہے۔ کہ جب جمہور اپنی حکومت امانت کے طور پر کسی اہل کے سپرد کر دیں تو پھر

منتخب حاکم کیا کرے؟ اس کے متعلق فرمایا

اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل عربی زبان کا یہ خاصہ ہے کہ ہر لفظ میں کچھ حکمت ہوتی ہے جو زبان جاننے والے جانتے ہیں۔ حاکم کو تو بظاہر یہ کہا گیا ہے کہ وہ منتخب ہو کر پھر حکومت کیا کرے لیکن لفظ حکم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ حکم پرحکمت ہو۔ خالی حکم نہ ہوں کہ یہ کرو وہ کرو۔ بلکہ جو بھی ایسا حکم ہے اس میں کچھ حکمت ہو۔ اس میں کچھ فائدہ مدنظر ہو یا کسی نقصان سے بچنا مدنظر ہو۔ پھر صرف یہی نہیں آگے یہ فرمایا کہ حاکم حکم کرے عدل کے ساتھ۔ گویا حاکم کے لئے دو شرائط ہیں ایک یہ کہ ان کے احکام میں حکمت ہو دوسرے یہ کہ اعلےٰ عدل بھی ہو۔ اس میں لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے

حکم کی دو قسمیں کہ حکم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جنہیں قوم یا سوسائٹی کے مجموعی مفاد یا نقصانات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور ایک وہ جنہیں افراد کے مفاد ان کے حقوق اور ان کے نقصانات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ حکمت اور عدل کو جمع کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت میں قوم اور فرد دونوں کا لحاظ ضروری ہے۔ اس میں لطیف رد اس خیال اور اس کے فلسفے کا ہے۔ جو اس زمانے میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اور جس کی رو سے فرد کو یا قوم کے بالکل تابع سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ اگر قوم کے مفاد حل ہو گئے ہیں تو فرد کے بھی ساتھ ہی ہو گئے۔ ساتھ ہی اس میں اس خیال کا بھی رد ہے۔ جو فرد کو قوم پر فائق سمجھتا ہے۔ دراصل آج کل سوشلزم اور کیپٹلزم کے متعلق جو بحث ہے۔ اس میں بھی دو فریق ہیں جن میں کشمکش اور ٹکراؤ ہے ایک فریق کہتا ہے کہ نہیں فرد سب کچھ ہے اسی سے قوم بنتی ہے اور اسی پر قوم کی ترقی کا انحصار ہے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ نہیں۔ قوم سب کچھ ہے دونو میں کچھ سچائی ہے۔ اسلامی تعلیم میں ان دونو سچائیوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اور کہلایا گیا ہے کہ وہ حاکم جو جمہور کے ووٹ سے حکومت کے اہل ہونے کی وجہ سے حکومت کے کام پر فائز ہوں۔ وہ اپنا کام کرتے۔ قوم اور قوم کے افراد دونو کا خیال رکھا کریں۔ (باقی)

آل پاکستان شیعہ کانفرنس میں

جماعت احمدیہ کی تنظیم اور خدمات کا اعتراف

از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے

گذشتہ ایام میں پاکستان کے مختلف اضلاع اور صوبجات کی طرف سے متحدہ طور پر لاہور میں آل پاکستان شیعہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت آنریبل راجہ غضنفر علی خاں صاحب نے فرمائی۔ اس کانفرنس میں ہمارے نقطۂ نظر سے جو چیز خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ سیکرٹری صاحب کانفرنس نے اپنی رپورٹ میں خصوصیت سے اس امر کا ذکر فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ابھی چالیس سال ہوئے ہیں۔ لیکن اس مختصر سے عرصے میں انہوں نے کئی تعلیمی ادارے۔ دینی اور یونیورسٹی سکول اور درجنوں کتب کو اس خوبی سے ترتیب دیا ہے کہ جماعت کی تنظیم نہایت اعلےٰ پیمانے پر پہنچ گئی ہے۔ مگر اس کے برعکس شیعہ حضرات ہیں کہ کئی سو سال سے انکا علیحدہ فرقہ قائم ہے۔ مگر ان کی جماعت بندی کا ابھی ابتدائی مراحل سے بھی آگے نہیں گذری۔

یہ تعلّی نہیں۔ امر واقعہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو اسلام کی خدمت کی سچی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ بلا شرکت غیرے ہے۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تم نے علیحدہ جماعت کیوں بنائی۔ میں کہتا ہوں اول تو جماعت ہم نے نہیں بنائی! خدا نے بنائی ہے۔ دوم حقیقت یہ ہے کہ سوائے علیحدہ جماعت بنانے کے منظم اور غیر منظم کا سوال ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ قربانی کرنے والوں اور تمسخر کرنے والوں کا فرق ناممکن تھا۔ دنیا میں جب بھی کبھی کوئی انقلاب ہوا ہے۔ اس کے پیچھے ہمیشہ کچھ سرفروشوں کا ایک گروہ رہا ہے۔ جنہوں نے زمانے کی رو سے الگ رہ کر ہر قسم کی سختیاں جھیلیں۔ اپنے اور بیگانوں کے طعنے سنے اور بالآخر کامیاب ہوئے۔ جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے بیشک ایک تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا لٹریچر ہر اس قوم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ جو سینکڑوں برسوں سے زندگی کا دعوےٰ کرتی ہے۔ اور ہمارے تعلیمی ادارے اس پروگرام کے حامل ہیں۔ جو ایک کامیاب قوم اور ملک کے لئے جان حیات کا حکم رکھتا ہے

اس سلسلے میں ایک اور امر بھی قابل نوٹ ہے اور وہ یہ ہے کہ موجودہ جان گسل انقلاب کے بعد بھی جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آگے ہی بڑھ رہا ہے۔ انہی دنوں لاہور میں کئی جماعتوں کے سالانہ اجتماعات ہوئے ہیں اور وہ لوگ جو ان اجتماعات میں شریک ہوئے ہیں۔ اور پھر ہمارے اجتماع میں بھی شریک ہوئے ہیں۔ خود محسوس کرتے ہوں گے۔ کہ کس جماعت کا قدم ترقی پر ہے اور کس جماعت کے افراد میں حقیقی اسلام کی روح پائی جاتی ہے۔ ہم دوسری جماعتوں کے نام نہیں لیتے۔ کیونکہ ہمارا مقصد اختلاف نہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ جس نے ہمارے امام کو دیکھا ہے۔ اس کو سنا ہے۔ اور اس کے فدا کاروں کے اخلاص اور جدوجہد کا عملی رنگ دیکھا ہے۔ وہ آنے والے دور کی نبض پہچانتے ہیں۔ اور محسوس کرتے ہیں کہ خدا کی تائید کا ہاتھ کس سمت اشارہ کر رہا ہے؟ اے اللہ! تو اپنے بندوں کے لئے اپنی ہدایت کے رستے کھولدے۔

دیہات میں تبلیغ کیلئے واقفین کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ کی توسیع کے پیش نظر دیہاتی مبلغین کی سکیم کو جاری فرمایا ہے۔ اس سکیم میں وہ شخص بھی جو بظاہر کم تعلیم یافتہ ہے۔ شامل ہو کر سچا مجاہد بن سکتا ہے۔ تبلیغ کا کام ہی اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی کام ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اس میں حصہ لیتا ہے۔ وہ حضور اقدس علیہ السلام کا سچا جانشین اور پیروکار ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اپنی زندگی راہ خدا میں وقف کر کے مبلغ اسلام بنتے ہیں۔ دیہاتی مبلغین کلاس نمبر ۲ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(۱) اپنی زندگی حقیقی طور پر خدا کے لئے وقف کی جائے۔

(۲) کم از کم پرائمری پاس یا اس کے برابر علمی قابلیت رکھتا ہو۔

(۳) تعلیم کے بعد کم از کم دو سال بغیر وظیفہ یا الاؤنس گاؤں بگاؤں پھر کر تبلیغ کرنے کا عہد کرے۔

چونکہ تعلیم ماہ مئی سے شروع ہو گی۔ اس لئے جلد سے جلد وقف کرنے والے احباب دفتر نظارت دعوت و تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور میں حاضر ہوں۔ تا ابتدائی امتحان لیا جا سکے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت یابی اور اپریشن میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد شفا کاملہ عطا فرما دے آمین

نذیر احمد سیالکوٹی کارکن دفتر روزنامہ الفضل
۳ میکلیگن روڈ لاہور

ولادت

مورخہ ۲۱/۲/۲۸ کو اللہ تعالےٰ نے مجھے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے محمد نصیر نام تجویز فرمایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام محمد بشیر چک سکندر ضلع گجرات)

قلات کی پاکستان میں شمولیت پر کوئٹہ میں خوشی کا اظہار

ریاستی مسلم لیگ نئی ذمے وار حکومت کی تشکیل کریگی

کوئٹہ ۳۱ مارچ ۔ "اسٹار" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ جونہی ریڈیو پاکستان نے قلات کی پاکستان میں شمولیت کی مسرت بخش خبر سنائی شہر میں شادمانی کی ایک لہر دوڑ گئی اور لوگوں نے جو ہوٹلوں اور کیفوں میں ریڈیو سن رہے تھے۔ "اللہ اکبر" اور "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگائے ۔ قلات کے سرداروں نے جو ہمیشہ سے ہی ریاست کی پاکستان میں شمولیت کے خواہاں تھے ۔ اطمینان کا سانس لیا۔ بلوچستان مسلم لیگ کے صدر قاضی عیسیٰ پر بھی مسرت کا عالم طاری تھا۔ اگرچہ شمولیت کی خبر کوئٹہ میں رات گئے پہنچی لیکن لوگ کثیر تعداد میں بلوچستان مسلم لیگ کے صدر کے بنگلہ پر جمع ہو گئے ۔ اور بلوچستان کی تاریخ کے اس ناخوشگوار باب کے اس شاندار اختتام پر انہیں مبارکباد دی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز ہائی نس خان قلات ریاست کے نظم و نسق کی ذمہ واری اٹھانے کیلئے ریاست قلات کی مسلم لیگ سے درخواست کرنے والے ہیں۔ (اسٹار)

سول ڈسپنسری کے اوقات میں تبدیلی

لاہور ۳۱ مارچ ۔ مغربی پنجاب کی حکومت کے ملازمین کے لئے لاہور میں جو سول ڈسپنسری قائم ہے اب ۵ بجے سے ۷ بجے شام تک کھلی رہا کریگی ۔ اس سے پہلے یہ ۴ سے ۵ بجے تک کھلتی تھی ۔ یہ تبدیلی دفتری اوقات کی تبدیلی کی بنا پر عمل میں لائی گئی ہے (اپ)

ہند و پاکستان کے درمیان تبادلہ خوراک

کراچی ۳۰ مارچ ۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندو پاکستان کے مابین حالیہ طے پائے ہوئے خوراک کی سمجھوتے کی رو سے پاکستان ۹ ہزار ٹن گیہوں ۱۲ ہزار ٹن مکئی اور ۱۵ ہزار ٹن جو کے بدلے ۲۰ ہزار ایک سو ۵۰ ٹن چاول ہندوستان کو دیگا۔ ان میں ۹ ہزار ٹن گیہوں پہلے ہی کراچی پہنچ چکا ہے ۹ ہزار ٹن مکئی ۲ اپریل تک کراچی پہنچ جائے گی ۔ اور بقایا ۳ ہزار ٹن مکئی اور ۱۵ ہزار ٹن جو اپریل کے پہلے ہفتہ تک کراچی پہنچ جائینگی (اسٹار)

اکالی کانفرنس سکھ یونین کی تشکیل کے متعلق غور کرے گی!

نئی دہلی ۳۱ مارچ معلوم ہوا ہے کہ کپورتھلہ کے مقام پر ۳ اپریل کو ایک اکالی کانفرنس ہوگی جس کی صدارت ماسٹر تارا سنگھ کرینگے۔

مشرقی پنجاب کی سیاسی صورت حالات پر غور کرنے کے علاوہ امید ہے کہ یہ کانفرنس بالتفصیل ان مسائل پر بھی غور کریگی۔ جو مشرقی پنجاب کی سکھ یونین بنانے میں لاحق ہیں۔ اسٹار

پناہ گزین عورتوں کا ایک ہسپتال بند کر دیا گیا

لاہور ۳۱ مارچ ۔ لاہور کے فارمن کرسچین کالج میں پناہ گزین عورتوں کے لئے ایک ہسپتال قائم تھا جو ابتک ... چونکہ [illegible] حضرات مصر انتظام رہے تھے یہ ہسپتال اب بند کر دیا گیا ہے۔

یہ ہسپتال ڈاکٹر کار ڈی میرز کی نگرانی میں ۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جاری کیا گیا تھا ۔ اس وقت یہاں دو سو مریضوں کے علاج کا انتظام تھا اور بعد میں چار سو مریضوں کا انتظام کر دیا گیا۔ صوبائی حکومت نے اس ہسپتال کے اخراجات کے لئے چھ ہزار روپے دیئے اور محکمہ میڈیکل نے چار [illegible] سرجن کام کے لئے دیئے۔ ان میں ایک لیڈی ڈاکٹر بھی تھی تنخواہ [illegible] کالج کے پروفیسروں اور ان کی بیویاں کرتی تھیں۔ (رپ)

مستقل ہوائی سمجھوتے کے لئے بات چیت شروع ہو گئی!

کراچی ۳۱ مارچ ۔ آج صبح پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو گئی جس میں مستقل ہوائی سمجھوتہ کے سلسلے میں بات چیت کی گئی۔ کانفرنس پرائیویٹ فضا میں منعقد ہوئی ۔ امید ہے کہ اس ہفتہ کے آخر تک سمجھوتے کا مسودہ تیار کر لیا جائے گا۔

کانفرنس میں پاکستان کے نمائندوں کی رہنمائی وزارت مواصلات کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر حسین زبیری کر رہے ہیں اور ہندوستانی وفد کے لیڈر ہندوستان کے [illegible] کمشنر مسٹر سری پرکاش ہیں۔ (رپ)

اشتراکیوں کی طرف سے عرب لیگ پر الزام

قاہرہ ۳۱ مارچ ۔ اخبار الاہرام کے نامہ نگار مقیم ماسکو نے اطلاع دی ہے کہ روس کے سرکاری اخبار پروڈا نے عرب لیگ کی سالگرہ کے موقعہ پر عرب لیگ پر شدید الزام لگایا ہے۔ اشتراکی اخبار کا کہنا ہے کہ عرب لیگ مجلس اقوام متحدہ کے فیصلہ تقسیم (جس کا اس وقت بڑی طاقتوں میں سے صرف روس حامی ہے) کی اس وجہ سے مخالفت کر رہی ہے کہ فیصلہ تقسیم سے برطانیہ کو فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ اسٹار

تقسیم کا منصوبہ ختم ہو گیا

لندن ۳۱ مارچ ۔ جیوئش کرانیکل نے "زبردست غداری" کے عنوان ایک اداریہ تحریر کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ اب جو چیز یقینی ہے وہ یہ ہے کہ امریکہ کے ایک دم پھر جانے نے منصوبۂ تقسیم کو ختم کر دیا ہے۔" اس اخبار نے مزید لکھا ہے۔ کہ یہ عربوں کی ایک فتح ہے اور برطانوی سیاست کی ایک جیت ہے لیکن اس سے برطانوی حکومت کی عزت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ (اسٹار)

دمشق میں معاہدہ کے خلاف ہڑتال

دمشق ۳۱ مارچ ۔ شامی یونیورسٹی کے طلباء انگلو شرق اردن معاہدہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بطور ہڑتال یونیورسٹی سے باہر چلے گئے۔ اس وقت تک کسی حادثہ کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ اسٹار

مسلم عوام کی وفاداری پر شبہ

پٹنہ ۳۰ مارچ : مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار نے بہار اسمبلی میں بیان کیا۔ کہ حکومت کے پاس ایسی اطلاعات کثرت سے آ رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صوبہ میں مسلمانوں کی بعض خفیہ جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی نظریں ابھی تک پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور وہ اسے ہی مادر وطن سمجھتے ہیں مسٹر سنہا نے کہا۔ کہ مسلمان من الحیث الجماعت غدار نہیں ہیں۔ بہت سے مسلمان حکومت کے وفادار بھی ہیں۔ لیکن بعض گروہ ایسے بھی موجود ہیں۔ جو خفیہ طور پر کارروائیاں کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا میرے حکم پر کہ ۱۵ دن کے اندر تمام لوگ اسلحہ حکومت کے پاس جمع کرا دیں۔ کسی ایک بھی مسلمان نے اپنا اسلحہ جمع نہیں کرایا۔ تاہم میں نے تمام اضلاع کے حکام کے نام احکام جاری کر دیئے ہیں۔ کہ جن لوگوں کو آسانی کے ساتھ آزاد کیا جا سکے ان کے کاغذات پر نظر ثانی کر کے ان کو رہا کر دیا جائے" آپ نے کہا مجھے امید ہے۔ کہ مسلم لیگ کے ممبر مسلم عوام کو نصیحت کریں گے کہ وہ عقل سے کام لیتے ہوئے صحیح روش اختیار کریں۔ (ا - پ)

مشرقی پاکستان میں شراب پر پابندی لگانے کی مہم

ڈھاکہ ۳۱ مارچ : آج مشرقی بنگال کی اسمبلی سے آئندہ بجٹ کے سلسلہ میں سارے مالی مطالبات منظور کر لئے۔ ان مطالبات میں وہ رقوم بھی شامل ہیں جو نمک بنانے اور دیہاتی سدھار کے لئے مخصوص ہیں۔

حمید الحق چوہدری وزیر خزانہ نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا آہستہ آہستہ تمام اضلاع میں شراب پر پابندی لگا دی ہے باریسال اور نواکھلی کے اضلاع میں پہلے ہی پابندی لگائی جا چکی ہے۔ موجودہ سکیم کے مطابق ہر جمعہ کو اور دیگر تعطیلات کے ایام میں بھی شراب کی دوکانیں بند رہا کریں گی۔

پروفیسر بخاری کو لنڈن روانگی

کراچی ۳۱ مارچ : پروفیسر اے ایس بخاری پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور اور ڈاکٹر آئی ۔ ایچ قریشی ممبر کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی آج کراچی سے لنڈن روانہ ہو گئے ہیں ڈاکٹر ایس ۔ ایم کے رحمن ایجوکیشن آفیسر جو کہ پہلے ہی لنڈن میں موجود ہیں اس وفد کے تیسرے ممبر ہیں۔ پروفیسر بخاری اس وفد کے قائد ہیں آپ چند ماہ لنڈن میں قیام کریں گے

> **انتقال پُرملال**:۔ نہایت افسوس سے اطلاع دیجاتی ہے کہ حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد محلہ دار الفضل قادیان مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۸ء کو بوقت ۹ بجے شب بمقام فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ بقضاء الٰہی رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحوم موصی تھے اور صحابی تھے۔ ان کے جنازہ غیب کے لئے استدعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے مدارج بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔
> چوہدری محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

عراق میں یہودی مال کا بائیکاٹ

بغداد ۳۱ مارچ : معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق نے عرب لیگ کو ایک نوٹ روانہ کیا ہے جس میں عراق نے اس تہیہ کا اعادہ کیا گیا ہے کہ یہودیوں کے مال کا بائیکاٹ بدستور جاری رکھا جائے۔ عراق کی سرحدوں پر ناجائز درآمد کو روکنے کے لئے زبردست نگرانی کی جا رہی ہے (اسٹار)

خاران کے حکمران کی طرف سے خان قلات کو مبارکباد

کوئٹہ ۳۱ مارچ ۔ قلات کی پاکستان میں شمولیت پر تبصرہ کرتے ہوئے ریاست خاران کے وزیر خارجہ مرزا رحمت اللہ نے اسٹار سے کہا کہ "میں ریاست خاران کے عوام اور حکمران امیر محمد حبیب اللہ خاں نوشیروانی کی جانب سے پاکستان میں شمولیت اختیار کرنے پر فرمانروائے قلات ہز ہائی نس میر احمد یار خاں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا اسلام کی خدمت میں ہم سب کی مدد کرے۔ (اسٹار)

آمدنی اور خرچ کے وسائل کی جانچ پڑتال

لاہور ۳۱ مارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آمدنی اور خرچ کے وسائل کی جانچ پڑتال کرنے کی غرض سے جو کمیٹی قائم کی گئی ہے وہ اپنے کام کی انجام دہی کے سلسلے میں عوام کی تجاویز اور تعاون کا خیر مقدم کرے گی۔ یہ کمیٹی آمدنی کے نئے وسائل پر غور کریگی۔ اور صوبائی اخراجات کا جائزہ لیکر انہیں کم کرنے کے ایسے ذرائع تجویز کرے گی۔ جن سے کام کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ تجاویز آمدنی اور اخراجات کی نگران کمیٹی کے سیکرٹری کو سول سیکرٹریٹ لاہور میں جلد از جلد یا زیادہ سے زیادہ ۵ اپریل ۱۹۴۸ء تک بھیج دی جائیں۔ (اپ)

چوہدری غلام عباس کا بیان (بقیہ صفحہ اول)

میرا ایمان ہے۔ کہ کشمیر ضرور پاکستان میں شامل ہوگا۔ جب تک کشمیر میں ایک مسلمان بھی زندہ ہے آزادی کی جنگ بدستور جاری رہے گی۔ اور اس خطۂ زمین میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہوگا۔ جب تک مہاراجہ ریاست کی پاکستان میں شمولیت کا اعلان نہیں کر دیتا۔ جمعیت اقوام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا نہ ہندوستان کی مسلح فوجیں اور نہ یو ۔ این ۔ او کی قراردادیں ہماری قسمت کا فیصلہ کر سکتی ہیں۔ حب الوطنی بے مثال شجاعت اور حصول آزادی کا جذبہ بیتاب وہ بنیادی چیزیں ہیں جنہوں نے بالآخر تمام قضیہ کا فیصلہ کرنا ہے۔ آج کشمیر کے لوگ اپنے ہی لئے نہیں بلکہ پاکستان کی خاطر لڑ رہے ہیں وہ جئیں گے تو پاکستان کے لئے اور مریں گے تو پاکستان کے لئے مریں گے۔ (ا - پ)

سیکورٹی کونسل ۵ اپریل سے قبل مسئلہ کشمیر پر غور نہیں کرے گی

لیک سکسیس ۳۰ مارچ : رائٹر کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے ۵ اپریل سے قبل سیکورٹی کونسل کا اجلاس منعقد نہیں ہوگا۔ ابھی تک پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے اپنی اپنی حکومتوں کی طرف سے ہدایات کے منتظر ہیں۔

ڈھاکہ ۳۰ مارچ وزیر اعظم مشرقی بنگال نے اسمبلی میں بتایا کہ انٹر ڈومینین کانفرنس کا اجلاس ۱۴ اپریل کو کلکتہ میں شروع ہوگا ۔ اس کانفرنس میں مشرقی اور مغربی بنگال اور آسام کے متعلق کئی مسائل پر بحث و تمحیص ہوگی۔ (اے ۔ پی ۔ آئی)

مغربی پنجاب میں ایک نئے دار العلوم کے قیام کی تجویز

لاہور ۳۱ مارچ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم نے ڈائرکٹر محکمہ تعمیر اسلامی کو ہدایت کی ہے کہ وُہ علماء ماہرین شرقیات اور ماہرین تعلیم کی ایک نمائندہ کمیٹی کا اجلاس طلب کریں جو ایک نئے دار العلوم (اسلامی اکیڈیمی) کی مفصل اور واضح سکیم تیار کرے گی پلاننگ کمیٹی کے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی ہیں اور ڈائرکٹر تعمیر اسلامی اس کے مستقل کنوینر ہونگے کمیٹی کے ممبران کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:- مولانا سید سلیمان ندوی مولانا عبد العزیز المیمنی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ مولانا غلام مرشد۔ ڈاکٹر عمر حیات ملک وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی۔ مولانا داؤد غزنوی۔ شمس العلماء ڈاکٹر ایم داؤد ڈائرکٹر محکمہ تعلیم سندھ۔ ایم۔ اے خٹک ڈائرکٹر محکمہ تعلیم صوبہ سرحد۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی ڈاکٹر محمد حمید اللہ عثمانیہ یونیورسٹی۔ مولانا سید ابن حسن جارچوی لکھنؤ۔ مولانا ظفر احمد تھانوی ڈھاکہ ڈاکٹر بی۔ اے قریشی اورینٹل کالج لاہور۔ مولانا مسعود عالم ندوی۔ مولانا غلام رسول مہر۔ مولانا محمد علی ایم۔ اے (کنٹیب) قصور۔ ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ گورنمنٹ کالج لاہور۔ محمد ظفر احمد انصاری کراچی۔ مولانا محمد یوسف میر واعظ کشمیر۔ ڈاکٹر زبید احمد الہ آباد یونیورسٹی۔ پروفیسر محمد شفیع لاہور۔ یہ فہرست ابھی مکمل نہیں کئی اور حضرات کو بھی پلاننگ کمیٹی میں کام کرنے کی دعوت دی گئی ہے جب ان کے جواب موصول ہو جائینگے تو ان کے ناموں کا بھی اعلان کر دیا جائیگا۔ محکمہ تعمیر اسلامی کی زبردست کوشش رہی ہے کہ اس کمیٹی کو مختلف اسلامی مدارس فکر کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی حاصل ہو سکے۔ تاکہ مجوزہ دار العلوم ملت اسلامیہ کی مکمل طور پر ترجمان بن سکے۔ اور اسلامی تعلیمات کو خالص مشرقی رنگ میں پیش کرنے کے سلسلے میں نمایاں خدمات سر انجام دے سکے۔ (اپ)

سرحد اسمبلی کا اجلاس بقیہ صفحہ اوّل

کہ پاکستان کے تمام سکولوں اور کالجوں میں جسمانی اور فوجی تربیت لازمی قرار دیدی جائے۔ اس فیصلہ کو صوبہ سرحد میں عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت سرحد کاروائی کر رہی ہے۔ صوبہ میں کیمپنگ اور کاؤنٹنگ کا کام سکھانے کے لئے ایک ادارہ کھولا جا رہا ہے تاکہ اس سلسلہ میں غیر مسلموں کے چلے جانے کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اُسے پر کیا جا سکے۔

اسمبلی کے سپیکر نے ہاؤس کو بتایا کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کی جو نشست مولانا ابوالکلام آزاد کے مستعفی ہو جانے سے خالی ہوئی ہے اس کے لئے اسمبلی کی سرکاری پارٹی نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے سردار اسد اللہ خاں کے نام کی سفارش کی ہے۔

دُنیا بھر میں اسلامی تعلیمات پھیلانے کا عزم۔ اشتراکیت کیخلاف الازہر کا فتویٰ

قاہرہ ۳۱ مارچ۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شیخ الجامعۃ الازہر تمام دُنیا کے ممالک میں اسلامی تعلیمات پھیلانے کے لئے مستقل یا عارضی مذہبی مشن بھیجنے کی ایک اسکیم مرتب کر رہے ہیں۔ یہ وفود تمدن اسلامی پھیلانے والے "فاروقی مشن" کہلائینگے۔ اس اسکیم پر اندازاً ۲۵ ہزار پونڈ خرچہ آئیگا۔ اس مشن کیلئے وُہ نوجوان بھیجے جائینگے جو بیرونی ممالک کی زبانوں سے واقف ہوں گے۔ (داسٹار)

لبنان کی طرف سے پیغام

لبنانی علماء کی طرف سے ایک مشن قاہرہ پہنچا ہے یہ مشن لبنان کے مفتی کی طرف سے شیخ الجامعہ کے لئے ایک پیغام لایا ہے۔ اس پیغام میں یہ پیش کش کی گئی ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے علماء کے درمیان ایک مستقل اشتراک عمل قائم ہونا چاہیئے۔ الازہر کی طرف سے اشتراکیت کے متعلق اسلامی رویّہ کی وضاحت میں ایک فتوٰی صادر کیا گیا ہے۔ اس فتوٰی میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام ذاتی ملکیت کے حق کو تسلیم کرتا ہے اور لوگوں کو جائز طور پر دولت حاصل کرنے اور اس کو کام میں لانے کی اجازت دیتا ہے۔" ——— (اسٹار)

"میں کمیونسٹ نہیں لیکن اُن کا دوست ضرور ہوں"
"میں مانتا ہوں کہ خان ممدوٹ موجودہ اسمبلی کے بہترین لیڈر ہیں"

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۳۱ مارچ

اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں پراونشل مسلم لیگ کے صدر میاں افتخار الدین نے بیان دیتے ہوئے کہا میں نے وزارت سے مستعفی ہونے سے پہلے مہاجرین کی آباد کاری کے متعلق اپنی تجاویز کابینہ کے روبرو پیش کی تھیں اُن میں سے موٹی موٹی باتیں یہ ہیں بڑی بڑی جاگیرداریوں کو ختم کرنا۔ ۲۔ ایک معقول حد سے زائد آمد پر بھاری ٹیکس ۳۔ مہاجرین کی بحالی کیلئے ٹیکسوں کی آمد میں سے سہولتیں مہیا کرنا ہے۔ اور صوبے کی صنعت کو جلد از جلد قومی بنانا تاکہ زائد سرمایہ برابر تقسیم ہو جائے۔

معاشی امتیازات

آپ نے کہا۔ اسلام معاشی امتیازات کو اُڑانے کا حامی ہے ساٹھ لاکھ پناہ گزینوں کی بحالی کا مسئلہ موجودہ معاشی نظام میں انقلابی تبدیلیوں کا تقاضا کرتا ہے جو لوگ ذاتی اغراض اور بیجی خاندانوں کی وجہ سے موجودہ حالات میں ان تبدیلیوں کو ضروری نہیں سمجھتے۔ وُہ غلطی پر ہیں۔ میرے خیال میں یہ موجودہ صورت حالات میں بیحد ضروری ہیں۔ اور ان کی خواہ مخواہ مخالفت اضطراب اور بدنظمی کو بڑھانے میں مدد دیگی۔

عوام اس کے حق میں ہیں

میاں صاحب نے کہا مجھے اعتقاد ہے کہ نوّے فیصدی عوام اس کے حق میں ہیں۔ اور اگر ہر بالغ کی رائے لیکر اس مسئلے پر دوبارہ انتخابات کر دئے جائیں تو عوام کا فیصلہ یقیناً میرے حق میں ہوگا۔ اسمبلی اور ایوان کے نہ ٹوٹ سکنے کے بارے میں جو جواب دئے جاتے ہیں۔ میں اُن جوابات سے بھی آگاہ ہوں لیکن اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ عوام نوّے فیصدی آج یہ انقلابی تبدیلیاں چاہتے ہیں۔ اور ان پر اُن کی آراء کا نتیجہ یقیناً موجودہ نظام اور وزارت کے خلاف نکلے گا۔

مسلم لیگ سے علیحدگی

میاں صاحب نے کہا اگر عوام کی خواہشات مسلم لیگ کے ساتھ وابستہ رہ کر پوری نہ ہو سکیں تو پھر وُہ اوّل مسلم لیگ سے علیحدہ ہو کر نئی پارٹیاں بنانے یا پھر اپنے مقاصد کے حصول کے لئے براہ راست قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔ حالات کا اقتضاء یہ ہے کہ یا تو موجودہ قیادت بدل دی جائے یا یہ اپنی پالیسی میں معتدبہ تغیر پیدا کرے میں ان دونوں میں سے دوسری تجویز کے حق میں ہوں۔

میں اور کمیونزم

آپ نے کہا مجھے کمیونسٹ کہا گیا اور کہا جاتا ہے حالانکہ میں اعلانیہ یا خفیہ طور پر کبھی اس پارٹی کا ممبر نہیں رہا لیکن اس پارٹی میں میرے دوست ضرور ہیں اور وُہ جس قسم کا معاشی و اقتصادی نظام پیش کرتے ہیں۔ مجھے اُن سے بھی اتفاق ہے آپ نے کہا میری باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ عوام کو دیر تک دھوکے میں نہیں رکھ سکتے۔

بیان ختم کرنے کے بعد اخبار نویسوں نے میاں صاحب پر سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔

ایک سوال:- آپ نے یہ بیان کس حیثیت سے دیا۔

جواب:- مسلم لیگ کے ایک عام کارکن کی حیثیت سے

سوال:- آپ اس وقت صوبہ مسلم لیگ کے صدر ہیں۔ اسمبلی پارٹی اور وزارت آپ کے ماتحت ہیں۔ اور وُہ آپ کے ادنیٰ اشارے پر مستعفی ہونے کو بھی تیار ہیں پھر آپ ان تجاویز کو کونسل میں پیش کر کے وزارت تک ان کو آئین کی صورت میں کیوں نہیں بھیجتے۔

جواب:- شاید وُہ انہیں تسلیم نہ کریں لیکن مجھے آئینی حق حاصل ہے کہ میں قومی اور ملی مفاد کے لئے تجاویز پیش کر سکوں۔ میں دعویٰ کرتا ہوں۔ کہ نوّے فیصدی عوام اس کے حق میں ہیں۔

سوال:- آپ کو یہ کیونکر معلوم ہے؟

جواب:- نتیجہ دیکھنے کے لئے اپنی تجاویز کی بنا پر انتخاب کرا لیجیے۔

سوال:- جب لیگ صدر کو کونسل کا۔ اسمبلی کا۔ ایوان کا اور پارلیمنٹری بورڈ تک کا اعتماد حاصل نہیں تو کیا بہتر نہیں کہ وُہ خود ہی مستعفی ہو جائے۔ لیکن آجتک ایسا رویّہ کسی پارٹی کے کسی صدر نے اختیار کیا ہے

ج:- ہاں کیا ہے۔ تجاویز پیش کر سکنا میرا آئینی حق ہے اور میں اسے استعمال کر سکتا ہوں۔

س:- قائد اعظم نے کہا ہے کہ کمیونسٹ پاکستان کے دُشمن ہیں اُنہیں کچل دینا چاہیئے۔

ج:- شاید وہاں کے حالات ایسے ہوں میں کمیونسٹوں کے معاشی نظام کو بہتر اور عین اسلامی سمجھتا ہوں۔ قائد اعظم کا مقصد ہرگز تشدد سے کچل دینا نہیں ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا میں ایوان کے توڑنے کا مطالبہ نہیں کرتا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اگر موجودہ وزارت میری ان تجاویز سے اتفاق نہیں کرتی۔ تو وُہ عوام کی صحیح نمائندہ نہیں ہے۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا میں نے یہ معاشی و اقتصادی تجاویز اسلامی اقتصادیات سے نکالی ہیں۔ اور میں انہیں عین اسلام کے مطابق سمجھتا ہوں۔ آپ نے کہا خان ممدوٹ موجودہ اسمبلی کے بہترین لیڈر ہیں۔ اسی لئے میں نے ۲۴ مارچ کو اُن کی مخالفت نہیں کی تھی۔

چینی تجاویز کی مذمّت

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۳۱ مارچ

آج اسلامیہ کالج کے حبیبیہ ہال میں شیخ سر عبد القادر کی صدارت میں مسئلہ کشمیر اور چینی نمائندے کی تجاویز پر بیگم سلمٰی تصدق حسین۔ ملک عبد القیوم خاں پرنسپل لاء کالج اور فقیر اپی کے بھتیجے نے تقریریں کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ دُشمن کشمیر کی وادی جنت نظیر پر تسلط جمانے کے لئے ہر ممکن ذرائع اور حربوں سے کام لے رہا ہے اب یہ بات حقیقت بن کر رہ گئی ہے کہ یہ مسئلہ کانفرنسوں، معاہدوں اور جعلی سمجھوتوں کی بجائے خوش عمل۔ قوت بازو اور توفیق خداوندی ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ہندوستانی وفد کے نمائندے کی واپسی اور اس مسئلے کے فیصلے میں تاخیر ڈالنے کی اصل وجہ یہی تھی کہ کسی نہ کسی طرح چینی نمائندے کی صدارت کی باری آجائے۔ اور اُس سے من مانی تجاویز پیش کرا لی جائیں۔ یہ تجاویز کشمیر کے مسلمانوں کے لئے پیغام موت ہیں۔ لہذا کشمیر کا بچہ بچہ ان کی مخالفت میں کٹ مریگا۔ اجلاس کے آخر میں متفقہ طور پر چینی نمائندے کی تجاویز کی مذمت میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ ہال عوام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور حاضرین وقتاً فوقتاً اپنے جوش کا اظہار نعرہ ہائے تکبیر کی صورت میں کرتے تھے۔

سردار ابراہیم کا بیان از صفحہ اوّل

لیکن اب ہندوستانی فوج کھلم کھلا اس سمجھوتے کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ چنانچہ اُس نے اس علاقے میں وسیع پیمانے پر جنگی کارروائی شروع کر دی ہے۔

——— نئی دہلی ۳۱ مارچ توقع ہے کہ سیاسی مقاصد کی بنا پر شملہ میں اکالی پارٹی جلد ہی پرجا منڈل میں مدغم ہو جائے گی (داسٹار)